

اکبرِ نو جوان کا ماتم ہے

اکبرِ نو جوان کا ماتم ہے جانے احمد کی جان کا ماتم ہے
 مٹ گئی لو شبیہ احمد کی مالکے دو جہان کا ماتم ہے
 اہلِ دین کیونہ نرغم منائے آج دین کے پاسبا کا ماتم ہے
 جس نے اسلام کو بہارِ دی اُس گلے گلستانہ کا ماتم ہے
 دیکھو بانو کی اُس ٹوٹ گئی اُنکے کڑیل جوان کا ماتم ہے
 رو رہی ہے فرات کی موجے تشنہ لب مہمان کا ماتم ہے
 کھا کے برچھی کا پھل جو سویا آج اُس نوجوان کا ماتم ہے

روکے کہتی ہے زینبِ مغمونہ
 خستہ دل خستہ جان کا ماتم ہے

